مسلمان یا مؤمن

تحریر: پروفیسر احمد الدین مارہروی

بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر قول سچا اور ہر وعدہ پختہ ہوتا ہے۔ خود قرآن میں جگہ جگہ مختلف پیرائے میں اس کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ مثلاً:

۱) ﴿اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ﴾(یونس:۵۵)

''بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔''

۲) ﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾(النساء:۱۲۲)

''اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات کا پکا ہو سکتا ہے۔''

۳) ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا﴾(فاطر:۵)

''اے لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس تم کو دنیاوی زندگی دھوکا نہ دے۔''

آج میں آپ سے صرف ایک وعدہ کا ذکر کروں گا جس کو صحیح طور پر سمجھ لینے سے آپ کو اپنی تمام مشکلات اور پریشانیوں کا حل بھی معلوم ہو جائے گا اور ساتھ ہی وہ شکوک وشبہات بھی رفع ہو جائیں گے جو اس وعدہ کے سلسلے میں عام مسلمانوں کے دلوں میں طرح طرح کے وسوسات کو جنم دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے وثوق کے ساتھ اہل اسلام کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (آل عمران:۱۳۹)

''اور تم ہمت نہ ہارو اور غم نہ کھاؤ، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مؤمن ہو۔''

اس آیت میں ہم سے پختہ وعدہ کیا گیا ہے اور ہمیں ہمت دلائی گئی ہے کہ ہم ہی ساری دنیا میں غالب رہیں گے۔ لیکن ساتھ ہی یہ شرط بھی عائد کر دی گئی ہے کہ ہمیں ''مؤمن'' ہونا چاہیے۔

پھر سورۃ النور میں اس کی وضاحت اس طرح فرمائی گئی ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي

الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط﴾ (النور:٥٥)

''تم میں سے ان لوگوں کے لئے جو مؤمن ہوئے اور نیک عمل کرتے رہے' اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں لازماً اس زمین کی خلافت عطا کرے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلافت عطا کی تھی اور وہ لازماً ان کے دین کو ان کے لئے تمکن عطا کرے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور لازماً ان کے خوف و ہراس کو امن سے تبدیل کر دے گا۔''

اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا ہے:

﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الروم:٤٧)

''مؤمنوں کی مدد کرنا ہمارے لئے لازمی ہے۔''

آج کا مسلمان جب ان آیات کو پڑھتا ہے اور پھر تمام دنیا کے مسلمانوں کی زبوں حالی اور بدبختی پر نظر ڈالتا ہے تو اس کا ایمان متزلزل ہونے لگتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کے بارے میں طرح طرح کے وسوسوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ زمانۂ دراز سے اس کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ ''مسلمان'' اور ''مؤمن'' ہم معنی الفاظ ہیں اور اس کے ذہن میں یہ بات نہیں آتی کہ اللہ کا یہ وعدہ مؤمن سے ہے مسلمان سے نہیں۔ جن لوگوں نے قرآن کو سمجھ کر پڑھا ہے انہیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلم اور مؤمن کو متمیز کیا ہے جس کی دو مثالیں آپ کو سورۃ الاحزاب اور سورۃ التحریم میں ملیں گی' جہاں فرمایا گیا:

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ......﴾ (الاحزاب:٣٥)

یا حضور ﷺ کی ازواج کے متعلق فرمایا گیا:

﴿اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ ......﴾ (التحریم:٥)

اور سورۃ الحجرات میں تو ان دونوں کے فرق کو بالکل واضح کر دیا گیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے اعراب (بدویوں) کے متعلق فرمایا ہے:

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْآ اَسْلَمْنَا﴾ (الحُجرات:١٤)

''اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے (یعنی مؤمن ہو گئے) ان سے فرما دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے۔''

پھر یہ فرق کہ مسلم اور مؤمن ایک نہیں اور ان کے مراتب بھی جداگانہ ہیں' حضور ﷺ کی اس حدیث مبارکہ سے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا دَور آئے گا کہ مؤمن' مسلمانوں کی جماعت کے واسطے دعا کرے گا مگر اس کی یہ دعا قبول نہیں کی جائے گی۔''(۱)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں 'مسلم اور مؤمن' میں فرق کیا ہے؟ مسلمان کو تو ہم جانتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔ وہ خود کو مسلمان کہتا اور سمجھتا ہے' کلمہ پڑھتا ہے اور خدا توفیق دے تو نماز روزہ کی پابندی کرتا اور قدرت ہونے پر زکوٰۃ دیتا' قربانی کرتا اور فریضۂ حج ادا کرتا ہے' لیکن یہ ظاہری امور ہیں اور ان کا دل کی گہرائیوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا' حالانکہ ایمان کا تعلق بنیادی طور پر دل سے ہے۔ آپ خود دیکھتے ہیں کہ اس طرح کے لوگ دنیاوی معاملات میں طرح طرح کی بدعنوانیوں میں بھی ملوث نظر آتے ہیں اور دین کی حقیقی روح سے عمر بھر بے خبر رہتے ہیں۔ نہ وہ قرآن کو سمجھتے ہیں نہ نماز کو' اور نہ قربانی یا روزہ کی حقیقت سے واقف ہیں' جس کے باعث ان کا شمار مؤمنوں میں نہیں ہو سکتا' اور ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول صادق آتا ہے:

﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ﴾ (الحجرات: ١٤)

''ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔''

اب دیکھئے کہ مؤمن کون ہوتا ہے اور اس کے متعلق باری تعالیٰ کے کیا ارشادات ہیں اور اُس سے دنیا اور عاقبت میں کن کن نعمتوں اور اکرام کا وعدہ فرمایا گیا ہے!

---

(۱) مشکوٰۃ شریف' کتاب الرقاق۔ چنانچہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسجدوں ہی میں نہیں خانہ کعبہ میں بھی مسلمانوں کی بہبود کے واسطے دعائیں مانگی جا رہی ہیں مگر وہ قبول نہیں ہو رہیں' بلکہ حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔

مؤمن کی صفات

۱) ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۞﴾(الانفال:۲۔۴)

''درحقیقت مؤمن وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہیں' جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے رہتے ہیں' یہی لوگ سچے مؤمن ہیں اور ان کے لئے اپنے ربّ کی طرف سے بلند مرتبہ' مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔''

۲) ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۞﴾(الحجرات:۱۵)

''یقیناً مؤمن وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر (دل سے) ایمان لائے اور پھر اس میں شک نہیں کیا اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا' یہی لوگ سچے مؤمن ہیں۔''

۳) ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۞ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۞ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞﴾(المؤمنون:۱۔۱۱)

''بے شک مؤمنوں نے فلاح پائی' جو اپنی نمازوں میں اظہارِ عجز کرتے ہیں' اور بے ہودہ باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں' اور جو زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرتے ہیں' اور بجز اپنی بیویوں اور کنیزوں کے اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھتے ہیں جس پر انہیں کوئی ملامت نہیں' البتہ جو

اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں' اور جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کا پاس کرتے ہیں' اور جو اپنی نمازوں کا تحفظ کرتے ہیں' یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہیں' جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

۴)﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۞﴾(التوبة:۷۱)

''اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے مؤنس ہوتے ہیں' وہ نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں' اور نماز کو قائم رکھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں' اللہ جلد ہی ان پر مہربان ہو گا۔ یقیناً اللہ زبردست حکمت والا ہے۔''

۵)﴿...... لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞﴾(الشوریٰ:۳۶۔۳۸)

''...... جو ایمان لائے (یعنی مؤمن) اور اپنے ربّ پر بھروسہ رکھتے ہیں' جو بڑے گناہوں سے بچتے اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب غصہ آئے تو درگزر کر جاتے ہیں' جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں' نماز قائم کرتے ہیں' اپنے معاملات باہمی مشورہ سے طے کر لیتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔''

۶)﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ﴾(البقرة:۱۶۵)

''اور مؤمن سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔''

۷)﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۞﴾(التوبة:۵۱)

''اور مؤمنوں کو صرف اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے''۔

یعنی مؤمن صرف اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۸)﴿فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞﴾(التوبة:۱۳)

''اللہ کا زیادہ حق ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو۔''

یعنی مؤمن صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔

۹)﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ﴾(الشوریٰ:۱۸)

''جولوگ ایمان لائے (یعنی مؤمن) وہ قیامت سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔''

ان آیات کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد غور کیجئے کہ کیا آپ اس معیار پر پورا اترتے ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپ مسلمان تو بے شک ہیں لیکن مؤمن نہ ہونے کے باعث آپ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے مستحق نہیں کہ آپ ہی اس دنیا میں صاحب اقتدار ہوں گے' نہ اس جزا کے حق دار ہیں جس کا قرآن میں جگہ جگہ وعدہ کیا گیا ہے یا جن کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ مثلاً:

۱)﴿وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾(الانفال:۱۹)

''اور بے شک اللہ مؤمنوں کے ساتھ ہے۔''

۲)﴿وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا۝﴾(الاحزاب:۴۳)

''اور اللہ مؤمنوں پر بہت مہربان ہے۔''

۳)﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ﴾(الحج:۳۸)

''اور بے شک اللہ مؤمنوں کی ان کے دشمنوں سے مدافعت کرتا ہے۔''

۴)﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾(البقرۃ:۲۵۷)

''بے شک اللہ مؤمنوں کا حامی و مددگار ہے۔''

۵)﴿وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝﴾(الحج:۵۴)

''بے شک اللہ مؤمنوں کی صراطِ مستقیم کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔''

مؤمن کا اجر

۱)﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ۝﴾(محمد:۲)

''جولوگ ایمان لائے (یعنی مؤمن) اور نیک کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد (ﷺ) پر نازل ہوا (یعنی قرآن)' جو برحق ہے ان کے ربّ کی طرف سے' تو اللہ ان کی برائیوں کو دُور کر دے گا اور ان کے حالات درست کر دے گا۔''

۲) ﴿وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ﴾(الشوریٰ:۲٦)

''اور اللہ ان لوگوں کی دعائیں قبول کرتا ہے جو ایمان لائے (یعنی مؤمن) اور جنہوں نے نیک عمل کئے' اور ان کو اپنے فضل و کرم سے زیادہ دیتا ہے۔''

۳) ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝﴾(النساء:۱۲٤)

''اور جو شخص نیک کام کرے گا' خواہ مرد ہو یا عورت' بشرطیکہ وہ مؤمن ہو' تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔''

۴) ﴿وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝﴾(طٰہٰ:۷٥'۷٦)

''اور جو (قیامت کے دن) اللہ کے پاس مؤمن ہو کر آئے گا اور اس نے نیک عمل کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے بلند درجات ہیں' ہمیشہ رہنے والے باغات جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے' یہ اُس شخص کا اجر ہے جس نے پاکیزہ زندگی گزاری۔''

۵) ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝﴾(النساء:۱۲۲)

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ہم انہیں جنت کے ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے' یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے وعدے کا سچا ہوگا!''

٦) ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾(التوبۃ:۷۲)

''اللہ تعالیٰ نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں سے ایسے باغات کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے' اور ایسے پاکیزہ گھروں کا وعدہ فرمایا ہے جو دائمی جنت میں ہوں گے' اور ان سب سے بڑھ کر اللہ کی خوشنودی ہے' جو سب سے

بڑی کامیابی ہے۔''

۷)﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۞ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ۞﴾(الزخرف:۶۹'۷۰)

''جولوگ ہماری آیات پر ایمان لائے (یعنی مؤمن) اور وہ فرماں بردار بن کر رہے (ان سے کہا جائے گا) تم اور تمہاری بیویاں خوش وخرم جنت میں داخل ہو جاؤ!''

۸) سورۃ العصر تو پوری کی پوری اس سلسلہ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے جس میں پرزور طریقہ پر فرمایا گیا ہے:

﴿وَالْعَصْرِ ۞ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِىْ خُسْرٍ ۞ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۞﴾

''زمانہ کی قسم! بے شک انسان بڑے خسارے میں ہے' بجز اُن لوگوں کے جو ایمان لائے (یعنی مؤمن) اور جنہوں نے نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔''

جنت کی بشارت

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو خود بھی جنت کی بشارت دی ہے اور حضور ﷺ سے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ انہیں اس کی بشارت دے دیں۔ مثلاً:

۱)﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۞ ذٰلِكَ الَّذِىْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۚ﴾(الشوریٰ:۲۲'۲۳)

''اور جولوگ ایمان لائے (یعنی مؤمن) اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے اور جو کچھ چاہیں گے ان کے ربّ کے ہاں انہیں ملے گا۔ یہی ہے بہت بڑا فضل۔ اور یہی وہ شے ہے جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو مؤمن ہوئے اور جنہوں نے نیک عمل کئے۔''

۲)﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا۞﴾(الاحزاب:۴۷)

''اور آپ (اے محمد ﷺ!) مؤمنوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے

بہت بڑا فضل ہے۔''

۳)﴿يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾(الصف:۱۲'۱۳)

''وہ (اللہ) تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور ایسے پاکیزہ مکانات عطا کرے گا جو دائمی باغات میں ہوں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے' اور دوسری چیز جو تمہیں محبوب ہے وہ اللہ کی طرف سے مدد اور قریب کی کامیابی ہے۔ اور آپ (اے محمد ﷺ!) مؤمنوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔''

۴) ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے مؤمن کی ایک شان یہ بتائی ہے کہ:

﴿اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝﴾(المؤمن:۷)

''وہ (فرشتے) جنہوں نے عرش کو تھام رکھا ہے اور جو اس کے گرد ہیں' اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں' اور ان لوگوں کے لئے جو مؤمن ہیں بخشش طلب کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تیری رحمت اور علم ہر شے پر محیط ہے' تو اُن لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں عذابِ دوزخ سے بچا لے!''

مؤمن اور غیر مسلم

ہر مؤمن پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ غیر مسلم کو اپنا دوست نہیں بناتا اور اس کی یہ خصوصیت جابجا بیان ہوئی ہے۔ مثلاً:

۱)﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ﴾(النساء:۱۴۴)

''اے ایمان والو! تم مؤمنوں کے علاوہ کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ!''

۲)﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ﴾(الممتحنۃ:۱)

''اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں (غیر مسلموں) کو دوست نہ بناؤ!''

۳)﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ...... ﴾(آل عمران:۲۸)

''مؤمن بجز مؤمنوں کے کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں' اور جس نے ایسا کیا اسے اللہ سے کوئی سروکار نہیں''۔

۴)﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ﴾(المائدۃ:۵۱)

''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ' یہ سب ایک دوسرے کے دوست ہیں' اور اگر کوئی تم میں سے انہیں دوست بناتا ہے تو وہ بھی انہی میں سے ہے۔''

مؤمن کا امتحان

یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے۔ چنانچہ مؤمن کا بھی امتحان لیا جاتا ہے کہ آیا وہ واقعی صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور اسی کو حقیقتاً کارسازِ عالم سمجھتا ہے؟ صرف زبان سے یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور اب ہمارا شمار مؤمنوں میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱)﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝﴾(العنکبوت:۲)

''کیا لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ انہیں صرف یہ کہنے پر چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لے آئے اور انہیں آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا؟''

۲)﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝﴾(البقرۃ:۱۵۳۔۱۵۷)

''اے مؤمنو! صبر اور نماز سے استعانت حاصل کرو! یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے تو ایسے لوگوں کو مردہ مت کہو! بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمہیں (ان کی زندگیوں کا) شعور نہیں ہے۔ ہم لازماً تمہارا کسی قدر خوف' بھوک' مال و

جان اور پھلوں کی کمی سے امتحان لیں گے' اور (آپ ﷺ) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ جب اُن پر مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں' یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے رحمتیں ہوتی ہیں اور یہی لوگ سیدھی راہ پر چلنے والے ہیں۔''

اب دیکھئے کہ مؤمن کی اس شان' جنت کی بشارت' اللہ کی خوشنودی اور دنیا کی خلافت کے وعدوں کے مقابلے میں عام مسلمان یا مسلم کے بارے میں ارشاداتِ باریٔ تعالیٰ کیا ہیں؟

مسلم یا مسلمان کون؟

اس سلسلہ میں پہلی بات تو سمجھنے اور یاد رکھنے کی یہ ہے کہ اسلام صرف اُمت محمدیؐ تک ہی محدود نہیں' بلکہ یہ ہر انسان کا فطری دین ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق مشہور حدیث ہمارے سامنے ہے:

((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ))[1]

''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے والدین اسے یہودی' نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

تمام انبیائے کرام یہی دین لے کر آئے تھے جس کی شہادت قرآن نے اس طرح دی ہے:

﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ (آل عمران:۱۹)

''دین تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے''۔

مزید فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾ (آل عمران:۸۵)

''جو اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کا خواہاں ہوا وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا''۔

---

(۱) صحیح البخاری' کتاب الجنائز' باب ما قیل فی اولاد المشرکین' ح ۱۲۹۶۔ یہ حدیث الفاظ کے ردّ و بدل کے ساتھ بخاری ہی کے کئی دوسرے ابواب کے علاوہ صحیح مسلم اور مسند احمد میں بھی موجود ہے۔

اسلام کا ذکر سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے جنہوں نے فرمایا:

﴿وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (یونس:۷۲)

''اور مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم ہوا ہے کہ میں ''مسلمین'' میں سے ہوں''۔

لیکن یہ نام (مسلم) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور سے رائج ہوا (اسی لئے مسلمانوں کو ملت ابراہیمی بھی کہا جاتا ہے)

﴿اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (البقرۃ:۱۳۱)

''(ابراہیمؑ کا حال یہ تھا کہ) جب اس کے ربّ نے اس سے کہا کہ مسلم ہو جاتو اس نے فوراً کہا: ''میں ربّ العالمین کا مسلم ہو گیا''۔ یعنی میں نے ربّ العالمین کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔

اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ:

﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (البقرۃ:۱۳۲)

''بے شک اللہ نے تمہارے لئے اس دین (اسلام) کو منتخب کیا ہے' لہٰذا مرتے دم تک مسلم ہی رہنا!''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح آنحضرت ﷺ کو بھی اسلام لانے کا حکم خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے جاری ہوا:

﴿قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ ......﴾ (الانعام:۱۴)

''کہہ دیجئے کہ یقیناً مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان ہو جاؤں''۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس اسلام کا یہاں ذکر ہو رہا ہے اس کا مفہوم کیا ہے؟ اس بارے میں تمام علماء' مفسرین اور محققین متفق ہیں کہ اس کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا دینا' سرِ تسلیم خم کر دینا' یعنی نہ صرف اس کی یکتائی کو تسلیم کرنا بلکہ اس کے ہر حکم کی پابندی کو اپنا فرض سمجھنا۔ جو شخص دائرۂ اسلام میں داخل ہوتا ہے وہ تمام معبودوں سے رشتہ توڑ کر صرف اللہ کو اپنا معبود اور آقا تسلیم کرتا اور اس کے تمام احکام کی پیروی کرنے لگتا ہے۔ یہی حقیقی اسلام ہے اور اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱) ﴿فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا﴾ (الجن:۱۴)

''جن لوگوں نے اسلام اختیار کیا انہوں نے نجات کی راہ ڈھونڈ لی''۔

۲)﴿اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ کَمَنْ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ﴾(الانعام:۱۲۲)

''کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندگی بخشی اور اس کو وہ روشنی عطا کی جس کے اجالے میں وہ لوگوں کے درمیان زندگی کی راہ طے کرتا ہے' اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور کسی طرح ان سے نہ نکلتا ہو؟''

گویا اسلام لانے والے پہلے مردہ تھے' زندہ ہو گئے' اندھیرے میں تھے' اُجالے میں آ گئے۔

۳)﴿فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ﴾(الانعام:۱۲۶)

''پس اللہ جس کے لئے ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے''۔

۴)﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿﴾(حٰمٓ السجدۃ:۳۳)

''اور اس شخص سے بڑھ کر کون خوش گفتار ہے جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کئے اور کہا کہ میں مسلمین میں سے ہوں''۔

۵)﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ﴾(النساء:۱۲۵)

''اور اس شخص سے بڑھ کر کس کا دین بہتر ہوگا جس نے اپنا سرِ اطاعت اللہ کے آگے جھکا دیا (یعنی مسلمان ہو گیا) اور وہ نیکوکار بھی ہے اور اس نے ابراہیمؑ کے طریقے کی پیروی کی جو یکسو تھا''۔

مسلم کا اجر

جس طرح آپ مؤمنوں کے بارے میں ان کے اجر کا ذکر پڑھ چکے ہیں اسی طرح اللہ نے مسلموں کے واسطے بھی جزا کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ بھی ملاحظہ کیجئے اور دونوں کا مقابلہ کر کے خود ہی فیصلہ کیجئے کہ ان میں کتنا فرق ہے!

۱)﴿بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ

عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ﴾(البقرة:۱۱۲)
''کیوں نہیں! جو اپنی جبین نیاز اللہ کے حضور جھکا دے (اسلام لے آئے) اور وہ نیکوکار بھی ہو' اس کے ربّ کے ہاں اس کے لئے اجر ہو گا' اور ان لوگوں کو نہ خوف ہو گا نہ وہ غم کھائیں گے''۔

۲)﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۞ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ﴾(الاحقاف:۱۳'۱۴)
''بے شک جنہوں نے کہا کہ ہمارا ربّ اللہ ہے اور پھر وہ اس پر قائم رہے ان کو نہ کوئی خوف ہو گا نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ یہ لوگ جنتی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ صلہ ہو گا ان کے نیک اعمال کا۔''

۳)﴿اِنَّ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمٰتِ وَالۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ...... اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا﴾(الاحزاب:۳۵)
''بے شک اللہ نے مسلمان مَردوں اور مسلمان عورتوں' مؤمن مَردوں اور مؤمن عورتوں ...... کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے''۔

لیکن اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنے اور سمجھنے کی ہے کہ ہم میں سے اکثر و بیشتر مسلمان وہ ہیں جو خود اسلام نہیں لائے بلکہ صرف مسلمان گھرانوں میں پیدا ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور سمجھتے ہیں۔ وہ ارکانِ اسلام کی پابندی ضرور کرتے ہیں مگر اسلام کی روح سے عمر بھر بے بہرہ رہتے ہیں۔ انہوں نے کبھی قرآن کا سمجھ کر مطالعہ نہیں کیا' انہیں علم نہیں کہ مالکِ حقیقی نے انہیں کیا حکم دیا ہے اور وہ ان سے کن امور کا متوقع ہے۔ انتہا تو یہ ہے کہ جو نمازیں وہ روزانہ پنج وقتہ ادا کرتے ہیں ان کے مفہوم سے بھی بے خبر ہی رہتے ہیں۔

اب ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بھی (جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے) مؤمن اور مسلم میں تفریق فرمائی ہے اور حضور ﷺ کی حدیث مبارکہ میں بھی ان دونوں کو جداگانہ قرار دیا گیا ہے تو پھر ان دونوں لفظوں میں خلط ملط کس طرح

ہو گیا اور دونوں ہم معنی اور مترادف کس طرح سمجھے جانے لگے؟ عوام کو تو چھوڑیئے علماء تک نے اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھا۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ اکثر مترجمین و مفسرین قرآن نے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ١٠)

''بے شک تمام مؤمن بھائی بھائی ہیں''۔

کا ترجمہ بالعموم ''مسلمان بھائی بھائی ہیں'' کیا ہے' جو سراسر غلط ہے اور عملاً بھی غلط ثابت ہوا ہے۔ آج پاکستان میں جس طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کر رہا ہے یا مشرقی پاکستان میں جس طرح خون آشامی کا بازار گرم ہوا اس سلسلہ میں اس آیت کو پیش کیا جاتا ہے' حالانکہ اس کا تعلق مسلمانوں سے نہیں مؤمنوں سے ہے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ بھی سن لیجئے:

١) ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَاً ج﴾ (النساء: ٩٢)

''اور کسی مؤمن کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مؤمن کو قتل کرے بجز غلطی کے''۔

لیکن اگر مؤمن جان بوجھ کر مؤمن کو قتل کرے تو اس کے واسطے حکم ملاحظہ فرمایئے:

٢) ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (النساء: ٩٣)

''اور جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس کی جزا جہنم ہے' جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہو گی اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

لیکن یہاں بھی قرآن کے بعض مترجمین اور مفسرین نے مؤمن کا ترجمہ مسلمان ہی کر دیا ہے جو آیاتِ قرآنی اور منشائے ربانی کے لحاظ سے قطعاً غلط ہے۔

اس مغالطہ کو سمجھنے اور آئندہ کے لئے دور کرنے کی خاطر ہمیں ایک نظر اسلام کی ابتدائی تاریخ پر ڈالنی ہو گی۔ دوسرے مذاہب کے برخلاف جو سب بیک وقت نافذ العمل ہوئے اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ تیئیس برس کے ارتقائی منازل طے کر کے مکمل ہوا۔ اس کے دو ادوار تو بالکل واضح ہیں' یعنی مکی اور مدنی' لیکن ان دو کو بھی دو دو

حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ابتداء میں جب ظلمت اور جہالت کا دور دورہ تھا' خود سر' اکھڑ' قدامت پسند عربوں کو یہ چند باتیں سمجھانا بھی مشکل تھا کہ اللہ ایک ہے' صرف وہی لائق عبادت ہے۔ اس کا وہ یہ جواب دیتے تھے کہ تین سو ساٹھ معبودوں کو چھوڑ کر بس ایک ہی خدا کی پرستش کرنا تو بڑے گھاٹے کا سودا ہے۔ پھر انہیں یہ بتانا اور بھی مشکل تھا کہ ایک روز قیامت آنے والی ہے جب سب مردے دوبارہ زندہ ہوں گے اور ان کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔ آج کل کے سائنس دانوں اور دہریوں کی طرح ان کی بھی یہی منطق تھی کہ جب ہماری ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو یہ دوبارہ پیدا ہونے والی بات تو بعید از عقل ہے۔ پھر انہیں آنحضرت ﷺ کو پیغمبر خدا ماننے سے بھی انکار تھا۔ پہلی قوموں کی طرح وہ بھی یہی کہتے تھے کہ اگر اللہ کو ہماری اصلاح کے لئے کسی کو بھیجنے کی ضرورت تھی تو وہ کسی فرشتے کو نازل کرتا۔

ان خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نئے دین کو قبول کرنا آسان نہیں تھا اور اُن صحابہ ؓ کی جرأت و ہمت کی داد دینی پڑتی ہے جنہوں نے اس وقت حضور ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ''السّابقون الاوّلون'' کے لقب سے یاد فرمایا اور سورۃ الواقعہ میں ان کی جزا کا ذکر ہے۔ یہ لوگ اپنی قوم کے کافروں سے کٹ کر الگ ہو گئے' انہوں نے تمام خداؤں کو چھوڑ کر اللہ کے سامنے سر اطاعت خم کیا اور مسلم کہلائے۔ یہ پہلے مسلمان تھے۔ لیکن کیا یہ ہم جیسے سکہ بند مسلمان تھے؟ اس کا جواب خود آپ کا دل نفی میں دے گا۔ رفتہ رفتہ ان کی تعداد بھی بڑھی اور حضور ﷺ کی تعلیم اور وحی الٰہی کے ماتحت ان کی اعلیٰ تربیت بھی ہوتی رہی۔

دوسرا دَور وہ آیا جب اُن میں دین کی پختگی پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اسلام کے بعد دوسرا درجہ ایمان ہے جس کی چند خصوصیات ہیں۔

تیسرا دَور ہجرت کے بعد مدنی زندگی سے شروع ہوتا ہے۔ اب تک مسلمان دین میں پختہ ہو چکے تھے' ایمان ان کے سینوں میں داخل ہو چکا تھا' لہٰذا انہیں بجائے مسلم کے مؤمن کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ ان کی مزید اصلاح کے واسطے مختلف

احکامات جاری ہوئے اور وہ اپنے دین وایمان میں زیادہ مستحکم ہو گئے۔

مکہ کا ابتدائی دَور نسبتاً کافی لمبا تھا۔ قرآن کی زیادہ تر سورتیں اسی زمانہ میں نازل ہوئیں۔ حضور ﷺ کی اکثر احادیث بھی اسی زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں جن میں ایمان لانے والوں کو مسلم (مسلمان) کہا گیا ہے۔ اس لئے یہ لقب عام ہو گیا۔ لیکن مدنی دَور کی تمام سورتوں میں انہیں مؤمن ہی کے لقب سے یاد یا مخاطب کیا گیا ہے' جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اب مسلمان کا معیار زیادہ بلند ہو گیا تھا اور اہل اسلام کے لئے صرف یہ کہہ دینا کافی نہ تھا کہ ہم اسلام لے آئے یا مسلمان ہو گئے (جیسا کہ اعراب یا منافق کہتے تھے) بلکہ اُن کو دل کی گہرائیوں سے ایمان لانا اور شریعت کے احکام کی پابندی کرنا لازمی تھا۔ اس طرح وہی لوگ جو مکی دور میں مسلم یا مسلمان کہلاتے تھے اب مؤمنین کہلانے لگے۔ بقول مولانا عبدالحیؒ: ''ابتداءً وہ صرف مسلم تھے' بعد میں ہو گیا لقب مؤمن''۔

اس کی ایک مثال ہمیں آنحضرت ﷺ کے ابتدائی دور کی ایک حدیث اور بعد کی ایک قرآنی آیت سے بخوبی ملتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تھا: ((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ)) (مشکوٰۃ شریف) یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ نے مدنی دور کی سورۃ الحجرات میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ﴾ (آیت ۱۰)

''یقیناً مؤمن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

بات چونکہ بالکل یکساں نظر آتی ہے اس لئے علمائے سلف نے اس کا بھی حدیث کے مطابق ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے'' ترجمہ کر دیا اور اس پر غور نہ کیا کہ قدریں تبدیل ہو گئی تھیں اور بعد کا حکم یا بڑی عدالت کا حکم پہلے کی تنسیخ کر سکتا ہے۔

اس اختلاط کی سب سے بڑی وجہ ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ ابتدائی احادیث میں اہل اسلام کو مسلم کے لقب سے یاد کیا گیا ہے' مثلاً:

۱) ((اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفِیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ))(۱)

---

(۱) صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب ﴿وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا﴾

''مسلمان قاتل ومقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے اگر باہم لڑتے ہوئے قتل ہوئے۔''

۲) صحابہ ؓ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کون سے اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ))(۱)

''(افضل مسلمان وہ ہے) جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔''

۳) ((اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا))(۲)

''اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم!''

۴) ((تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ))(۳)

''(اسلام کے بہترین اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ) تم ہر مسلمان کو سلام کرو چاہے تمہاری اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔''

لیکن بعد میں جب اللہ نے ان کو مؤمن کہا تو حضور ﷺ بھی احادیث میں یہی لفظ استعمال فرمانے لگے۔ مثلاً:

۱) ''موت تحفہ ہے مؤمن کا'' (٤)

۲) ((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ))(۵)

''تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میری (حضور ﷺ کی) محبت اسے اپنے باپ اور اولاد سے زیادہ نہ ہو۔''

۳) ((وَالْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا))(٦)

''مؤمن مؤمن کے لئے مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا ہے۔''

۴) ((لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا))(۷)

---

(۱) صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب ای الاسلام افضل۔

(۲) صحیح البخاری' کتاب المظالم والغصب' باب اعن اخاك ظالما او مظلوماً۔

(۳) صحیح البخاری' کتاب الاستئذان' باب السلام للمعرفة وغیر المعرفة۔

(٤) بیهقی' بروایت عبد الله بن عمرؓ۔

(۵) صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب حب الرسول من الایمان۔

(٦) صحیح مسلم' کتاب البر والصلة' باب تراحم المؤمنین وتعاطفهم وتعاضدهم۔

(۷) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان انه لا یدخل الجنة الا المؤمنون

''تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ' اور تم پورے مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک تم میں باہمی محبت نہ ہو۔''

۵) ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ)) (۱)

''مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔''

بعض احادیث ایسی بھی ملتی ہیں جن میں ابتداءً مسلم کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن بعد میں جب حضور ﷺ نے اس میں اضافہ فرمایا تو مؤمن کا لفظ استعمال کیا۔ مثلاً:

((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ)) (۲)

''مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے تمام مسلمان محفوظ رہیں''۔

لیکن اسی حدیث میں ترمذی اور نسائی نے بعد کے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ:

((وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ)) (۳)

''اور مؤمن وہ ہے جس کو لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں امین سمجھیں''۔

ان چند مثالوں سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ مسلم اور مؤمن جداگانہ الفاظ اور مصطلحات ہونے کے باوجود کیوں خلط ملط ہو گئے۔

اس میں شک نہیں کہ کسی کا مسلمان ہونا خود اللہ تعالیٰ کا اس پر بڑا احسان ہے' لیکن جیسا کہ آپ نے دیکھا' یہ دنیاوی اور اخروی ترقی کا صرف پہلا زینہ ہے۔ جبکہ کامیابی کے واسطے اللہ تعالیٰ نے جو معیار مقرر کیا ہے وہ اس کا مقتضی ہے کہ ہم مؤمن بن جائیں جس کے نتیجے میں بقول علامہ اقبال ؒ ''یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں!'' یعنی تمام دنیا کی تقدیر ہمارے ہاتھ میں آ جائے گی۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

---

(۱) صحیح البخاری' کتاب الادب' باب لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین۔ و صحیح مسلم' کتاب الزھد والرقائق' باب لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین۔

(۲) صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب ای الاسلام افضل۔

(۳) سنن الترمذی' کتاب الایمان' باب ما جاء فی ان المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔ و سنن النسائی' کتاب الایمان و شرائعہ' باب صفۃ المؤمن۔